

عورتوں کے لیے لباس

اور

زیبائش کے شرعی احکام

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی

استاذ فقہ و تفسیر دارالعلوم دیوبند

مُرتب

مولانا محفوظ احمد (مفتی)

معلم دارالعلوم دیوبند



# عورتوں کے لیے لباس

(اور)

## زیبائش کے شرعی احکام

مؤلف:

مولانا محفوظ احمد (تھانہ)

معلم دارالعلوم دیوبند

ناشر:

وسیم بک ڈپو دیوبند

## تفصیلات

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب: عورتوں کے لیے لباس اور زیبائش کے شرعی احکام

نام مؤلف: مولانا محفوظ احمد (تھانہ)

(09627179494) ☆ (09930383022)

کمپیوٹرنگ: شاہ گرانٹس آفاقی منزل زو اندر پارک دیوبند

(شاہ عالم تاجی وابوالقاسم بارہ بنگلوی

قیمت: تیس روپے (۳۰)

ناشر: دیکم پبلیکیشنز دیوبند

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

## تقریظ

حضرت الاستاذ مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی دامت برکاتہم

صدر شعبہ تحفظ سنت و استاذ تفسیر و فقہ دارالعلوم دیوبند

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج کے دور میں مسلم معاشرہ بھی مغربی تہذیب سے کافی متاثر ہو چکا ہے مغربی عورتوں کی طرح مسلم خواتین بھی بے پردگی کا مظاہرہ کرتی پھر رہی ہیں مسلم معاشرہ میں بھی عریاںت کا دودورہ ہے مسلمان عورتیں بھی ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں کہ بدن پر کپڑا ہونیکے باوجود بھی عریاں نظر آتی ہیں، ایسی ہی عورتوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”رب کاسیات عاریات مائلات مبیلات لم یجدن ریح الجنة (او کما قال النبی ﷺ)

ترجمہ: بہت سی کپڑا پہننے والی عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو کپڑا پہننے کے باوجود عریاں رہتی ہیں خود بھی (مردوں کی طرف) مائل ہوتی ہیں اور (مردوں کو بھی اپنی طرف) مائل کرتی ہیں ایسی عورتیں جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گی۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ عزیزم مولانا محفوظ احمد (تھانوی) متعلم دارالعلوم دیوبند نے دور حاضر کے اس اہم اور نازک موضوع پر قلم اٹھایا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں بے پردگی کی مذمت اور اس سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو اجاگر کیا اور پردہ کی اہمیت پر اچھا خاصہ مواد فراہم کیا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول بنائے اور موصوف کو ترقیات سے نوازے اور مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

احقر محمد راشد اعظمی

مدرس دارالعلوم دیوبند

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ



## انتساب:

میں اپنی اس حقیر کاوش کو والدین ماجدین

کی جانب

منسوب کرتا ہوں جن کی شب و روز کی دعاؤں کی تاثیر نے میرے لیے علم دین کے زیور سے آراستہ ہوئی کی راہ ہموار کی۔

(اور

اپنے اساتذہ کی طرف منسوب کرنے میں اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں جن کی علمی صحبت اور خصوصی توجہات سے کچھ لکھنے پڑھنے کا سلیقہ آیا۔

(اور

اپنے خاص دوست عزیز محمد سہیل خان (باندہ) کی جانب، جنہوں نے ہر لمحہ حوصلہ افزائی کی۔

نیز خصوصاً عزیز محمد خلیل شیخ اور وسیم قاضی و محمد رئیس کے نام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء

والمرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

اما بعد! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ پر اپنے دین کو کامل اور مکمل فرمایا دیا چنانچہ ارشاد باری ہے: "الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"

اللہ رب العزت نے اسی دین اسلام کے ساتھ اپنی رضا کو جوڑ ہے اب اگر کوئی انسان دین اسلام سے ہٹ کر اور روگردانی کر کے کسی اور طریق سے اللہ کو راضی کرنا چاہے تو وہ ناکام اور نامراد ہوگا۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

"وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ"

آج کے اس پر فتن دور میں ہمارے معاشرے میں زندگی گزارنے کے ان طریقوں کو پسند کیا جاتا ہے جن پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے یہودیوں اور عیسائیوں نے معاشرے میں تہذیب و تمدن کے نام پر حیوانیت، عرناہیت اور درندگی کی ایسی برائیوں اور خرافات کو جنم دیا ہے جس نے شیطان کو بھی حیران اور شہسدر کر دیا ہے۔ ہر طرف بے دینی کی آگ اور اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی عام ہے۔ فیشن کے نام پر پہلے تو کپڑوں کو چست کیا گیا پھر کپڑوں کو باریک



اور اب بالکل کپڑے ہی اتار دئے گئے۔ بناؤ سنگار کے نام پر خرافات اور بے مقصد مقابلہ کی دوڑ نے تو تمام حدود ہی پار کر دی۔

ناچ گانے ٹی وی، وی سی آر، فیشن اسٹیل، یورپین لیڈیز، اور فلمی ایکٹروں کی اندھی تقلید نے ہمارے معاشرے کے بڑے بڑے معزز اور شریف خاندانوں کی خواتین کو بھی اس تنگی لوگا میں بہا دیا۔ روز آئے نئے نئے بیوٹی پارلر اور نئے نئے فیشن کی دبانے ہر طرف ہنگامہ برپا کر رکھا ہے۔ آج مسلمان ماؤں کی کوکھ سے جنم لے والی عائشہ نام کی لڑکی کو حضرت عائشہؓ کی پاکیزہ زندگی پسند نہیں اور مسلمان ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پینے والی فاطمہ نام کی لڑکی کو حضرت فاطمہؓ کی سادگی پسند نہیں بلکہ انہوں نے اپنی زندگی کے اصول خود متعین کئے ہوئے ہیں۔ قرآن و سنت کو چھوڑ کر فلم اور فلمی ایکٹرس کو اپنا آئیڈیل بنایا ہوا ہے اس میں شک نہیں کہ زیب و زینت اور بناؤ سنگار عورت کا فطری حق ہے کیوں کہ ہر عورت طبعی طور پر حسین و جمیل ہونا پسند کرتی ہے۔ ہر عورت چاہتی ہے کہ وہ خوب صورت نظر آئے لہذا بناؤ سنگار کرنا اور عمدہ کپڑے پہننا عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے شرعی حدود سے تجاوز کر گیا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں سے انحراف کرنا ہرگز درست نہیں خواتین کے لئے زیب و زینت اختیار کرنے میں شرعی احکامات کی پاسداری اور لحاظ رکھنا نہایت ضروری امر ہے لہذا ان کو اپنا فطری حق شرعی اور اخلاقی دائرے میں رہتے ہوئے استعمال کرنا چاہئے۔

اسلام نے عورتوں کو جو مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے کسی دوسرے مذہب یا تہذیب و تمدن میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، جبکہ مغرب نے عورت کو سوائے

استحصا کے کچھ دیا ہی نہیں۔ مغرب کی دنیا میں عورت کا صرف ایک رول باقی رہ گیا ہے اور وہ ہے محبوبہ (GIRL FRIEND) کا۔ اگر عورت اسلامی زندگی سے اعراض کر کے اور اسلام کے معتدل تعلیمات کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق چلے، اسلامی احکام کے برخلاف مغربی تہذیب و تمدن اور ان کے شرم و حیا سے آزاد فیشن کو اپنالے تو وہ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ خاندان اور معاشرے کو تباہ کر سکتی ہے ایسی عورتوں کا مقصد صرف دنیا کی ترقی ہوتی ہے۔ انکو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اسلئے میں اپنی معزز ماؤں بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ لباس اور بناؤ سنگار کی موجودہ وہ شکل جو شرعاً جائز نہیں ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی اس سے بچائیں کیوں کہ اسی میں ہماری ہر طرح کی کامیابی ہے۔

دعاؤں کا طالب:

محفوظ احمد (تھانہ)

مستعلم دارالعلوم دیوبند سہارنپور

## خواتین کا گھر سے باہر نکلنا

مسئلہ: عورتوں کے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ وہ بغیر ضرورت گھر سے باہر قدم نہ رکھیں، اس حکم کی تصدیق قرآن کریم نے یوں بیان کی۔

”وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى“

(سورة الاحزاب / ۳۳)

ترجمہ: تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ دستور کے مطابق مت پھرو (جس میں بے پردگی رائج تھی) البتہ ضرورت کے موقعوں پر عورتوں کو چند شرائط کی پابندی کے ساتھ گھر سے نکلنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ نے ”احکام القرآن“ میں اس سلسلے کی احادیث و آیات کی روشنی میں ان شرائط کا حسب ذیل خلاصہ نقل کیا ہے۔

(۱) نکلنے وقت خوشبو نہ لگائیں اور زینت کا لباس نہ پہنیں بلکہ میلے کچیلے کپڑوں میں نکلیں۔

(۲) ایسا زیور نہ پہنیں جس میں آواز ہو۔

(۳) زمین پر اس طرح پاؤں نہ ماریں کہ ان کے خفیہ زیورات کی آواز کسی کے کان میں پڑے۔

(۴) اپنی چال میں اترانے اور نکلنے کا انداز اختیار نہ کریں جو کسی کے لیے کشش کا باعث ہو۔

(۵) راستے کے درمیان میں نہ چلیں بلکہ کناروں پر چلیں۔

(۶) نکلنے وقت بڑی چادر یا ایسا کپڑا یا برقع اوڑھیں جو سر سے پیر تک پورا بدن ڈھاک لے صرف آنکھ کھولنے کی گنجائش باقی ہو، اور اس میں بھی احتیاط کرنا اولیٰ ہے۔

(۷) اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں۔

(۸) اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر کسی سے بات نہ کریں۔

(۹) کسی اجنبی مثلاً ”دوکاندار“ وغیرہ سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ان کے لب و لہجہ میں نرمی اور نزاکت نہیں ہونی چاہئے جس سے ایسے شخص کو طبع ہو جس کے دل میں شہوت کا مرض ہے۔

(۱۰) اپنی نظریں پست رکھیں، جہاں تک ہو سکے نامحرم پر نظر نہ پڑنی چاہئے۔

(۱۱) مردوں کے مجمع میں نہ گھسیں۔ (سورة الاحزاب ۳۳ و احکام القرآن)

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

آج کل بعض لوگ یہ شور مچا رہے ہیں کہ ”اسلام میں پردہ کا حکم تو ہے مگر چہرہ کا پردہ نہیں، ان نادانوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اگر چہرہ کا پردہ نہیں ہے تو مردوں اور عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟ اصل بات یہ ہے کہ چہرہ ہی کشش کا سبب اور مجمع الحاسن ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے ”يُذِلُّ نِسْنًا عَلَيْنَهُنَّ مِنْ جَلَالِ بَيْتِهِنَّ“ ترجمہ: (اپنے اوپر) چہرہ) چادروں کو تھوڑا سا نیچا کر لیا کریں) سے چہرہ ڈھانکنے کا واضح حکم معلوم ہوتا ہے۔ (سورة الاحزاب)

بعض لوگوں کو نماز کے مسئلہ سے دھوکہ ہوا ہے، کیوں کہ نماز میں عورت کا



چہرہ کھلا رہنے سے نماز ہو جاتی ہے (جس پر قیاس کر کے بعض لوگ چہرہ کے پردہ نہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں) حالانکہ فقہاء کرام کی کتابوں میں یہ مسئلہ شرائط نماز میں لکھا ہے نہ کہ پردہ کے احکام میں، لہذا چہرہ کھول کر نماز ہو جانے سے غیر محرموں کے سامنے چہرہ کھلو کر آنے پر استدلال کرنا بددیانتی ہے۔ حضرات فقہاء کرام نے شرائط نماز میں اس مسئلہ کو لکھا ہے چنانچہ علامہ شامی نے اس مسئلہ کے بعد ”وَتَسْنَعُ الْمَرْأَةُ الشَّابَّةُ مِنْ كَشْفِ الْوَجْهِ بَيْنَ الرَّجَالِ“ (نوجوان عورت کو مردوں کے درمیان چہرہ کھولنے سے منع کیا گیا ہے) فرما کر ایسے فاسد لوگوں کے منہ کو بند کر دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ چہرہ کھولنے کی اجازت ہے، تب بھی غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنے کا کوئی ذکر نہیں، جو لوگ ”إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا“ سے عورتوں کے لیے عام طور پر چہرہ کھول کر گھومنے پھرنے کا جواز ثابت کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیوں کہ ان الفاظ میں عورتوں کو چہرہ کھولنے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ دوسرے اعضاء کی طرح ان کے چھپانے کے اہتمام سے زحمت و تکلیف نہ ہو، اس میں نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنے کے جواز و عدم جواز کا کوئی ذکر نہیں ہے، اور آیت میں ”إِلَّا مَا ظَهَرَ“ فرمایا نہ کہ ”إِلَّا مَا أَظْهَرُ“ اسی سے صاف ظاہر ہے کہ عورت کو قصد اور ارادۂ نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

نیز اس فتنہ و فساد کے دور میں ماسون رہنے کی کون گارنٹی دے سکتا ہے۔ اور خوف و فساد کی وجہ سے چہرہ کے پردہ پر تمام علماء کرام متحد و متفق ہیں، بالفرض اگر چہرہ کا پردہ نہ ہو تب بھی اس دور فساد میں فتنے کی وجہ سے واجب ہے، ”لَا يَدْرُءُ الْمُفْسِدَةُ مَقْدَمُ عَلَى جَلْبِ الْمَنْفَعَةِ“ (فائدہ کی محمودیہ: ج ۱۹ ص ۱۷۱)

## لباس میں تین چیزیں حرام ہیں

(۱) مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں کی وضع کا لباس پہننا۔

(مشکوٰۃ: ص ۳۸، رواہ بخاری)

(۲) وضع قطع اور لباس کی تراش و خراش میں فاسقوں اور بدکاروں کی

مشابہت اختیار کرنا۔ (مشکوٰۃ: ص ۳۷)

(۳) فخر و مباہات کے انداز کا لباس پہننا۔ (مشکوٰۃ: ص ۳۷، رواہ بخاری)

## عورتوں کا ساڑی پہننا

(۱) مسئلہ۔ عورتیں اگر اس طور پر ساڑی پہنیں کہ اس سے پورا جسم چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن آج کل ہزاروں میں بمشکل ایک عورت ہی ہوگی جو پورا جسم ڈھانپ کر ساڑی پہنتی ہو۔ چونکہ ساڑی پہن کر شرعی پردہ نہیں ہوتا اس لئے صرف ساڑی پہن کر عورت کے لئے باہر نکلنا جائز نہیں۔ (ابوداؤد: ج ۲ ص ۵۵۸)

## مختلف رنگ کے کپڑے اور چوڑیاں پہننا

(۲) مسئلہ۔ مختلف رنگوں کے کپڑے اور چوڑیاں پہننا جائز ہے اور یہ خیال کرنا کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئیگی محض توہم پرستی ہے۔ رنگوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اچھے یا برے اعمال سے بندہ اللہ کے یہاں مقبول یا مردود ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ: ص ۳۷)

## عورتوں کی شلوار

مسئلہ۔ عورتوں کی شلوار ٹخنوں سے نیچے تک ہونی چاہئے۔ اونچی شلوار کا رواج گمراہ قوموں کی تقلید سے ہوا ہے اس لئے اس کا چھوڑنا واجب ہے۔ (مشکوٰۃ شریف: ص ۳۵۶)

## عورت کا باریک کپڑا استعمال کرنا

مسئلہ: عورتوں کو ایسا باریک کپڑا استعمال کرنا جائز نہیں جس میں سے اندر کا بدن نظر آتا ہو حدیث شریف میں ایسی عورتوں کے باریں میں فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گی، اسی وجہ سے علماء نے مسئلہ بیان فرمایا ہے۔  
کہ سر کا ایسا باریک کپڑا جس سے اندر کے بال نظر آتے ہوں پہن کر نماز پڑھے تو نماز نہ ہوگی۔ (مسلم شریف: ج ۲، ص ۲۷۶)

## عورتوں کا چوڑی دار پانچامہ پہننا

مسئلہ: عورتوں کا چوڑی دار پانچامہ پہننے سے چونکہ جسم کی ساخت اور ہیئت خوب اچھی طرح معلوم ہوتی ہے اس لئے اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔  
خاص طور سے ایسے وقت میں کہ خاندان کے غیر محرم لوگ بھی اسی مکان میں رہتے ہوں البتہ اگر چوڑی دار پانچامہ پہن کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائیگی۔  
(مرقاۃ المفاتیح: ج ۱، ص ۳۳۷)

## عورتوں کا آدھی آستین کا کرتہ پہننا

مسئلہ: ہاتھ کا کہنی یا اوپر تک اپنے محرم باپ، بھائی وغیرہ کے سامنے کھل جانے سے پکڑ تو نہیں لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ احتیاط کا تقاضہ ہے کہ پوری آستین کا کرتا پہنے۔ البتہ نامحرم سے مکمل پردہ ضروری ہے۔ (الدر المختار: ج ۲، ص ۳۶۴)



## چست برقع پہننا

مسئلہ: چست برقع پہننے سے بھی جسم کی ہیئت اور ساخت واضح ہوتی ہے جو کہ پردے کے مقصد کے خلاف ہے اس لئے ان خواتین کو چاہئے کہ برقع ڈھیلا ڈھالا پہنیں۔ (رد المحتار: ج ۲، ص ۳۹۲)

## بھڑک دار رنگ کا برقع پہننا

مسئلہ: بھڑک دار رنگ کا برقع پہننا جو بچا سوں عورتوں میں ممتاز معلوم ہو، اور خاص کر لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ فلانے صاحب کی محترمہ ہیں، یہ بھی پردے کے مقصد کے خلاف ہے۔ اس لئے احتیاطاً اس سے بھی بچنا چاہئے۔ (مشکوٰۃ: ج ۲، ص ۲۶۹)

## ان نوز پیس کا استعمال جن سے آنکھیں کھلی رہیں

مسئلہ: ایسی نوز پیس کا استعمال کرنا جن سے آنکھیں کھلی رہتی ہیں بلا ضرورت شدیدہ مناسب نہیں معلوم ہوتا کیوں کہ اس سے اہون شکل (زیادہ آسان) جالی دار نو ز پیس کا استعمال کرنا باسانی ممکن ہے البتہ اگر کوئی حرج ہو یا دیکھنے میں مشقت ہو تو فقہاء کی عبارت سے اجازت معلوم ہوتی ہے لیکن بقدر ضرورت! ضرورت سے زائد جو کہ عام طور سے رائج ہے مناسب نہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ج ۲، ص ۲۶۹)

## شوہر کے کہنے پر پردہ چھوڑنا

مسئلہ: پردہ شرعی حکم شوہر کے کہنے پر نہ چھوڑنا جائز ہے اور نہ پردہ چھوڑنا جائز ہے۔ شوہر اگر مجبور کرے تو اس سے طلاق تک لینے کا حکم ہے۔ تاکہ وہ ایسی بیوی لاسکے جو ہر ایک کو حسن کی دعوت دے سکے۔ (روح المعانی، سورۃ النساء: ۱۱۶)



### (عورت کا سفید کپڑا استعمال کرنا)

مسئلہ۔ مردوں کی وضع قطع اور لباس اختیار کرنے والی عورت پر آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے مگر سفید رنگ کا کپڑا مردوں کے ساتھ خاص نہیں لہذا اگر مکمل سفید کپڑا یا سفید کپڑے پر رنگین کشیدہ کاری والا کپڑا عورتیں پہن لیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ بشرطیکہ اس کپڑے کی تراش و خراش مردوں کی طرح نہ ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح: ص ۳۷۷)

### زینت اور اسلام

زیب و زینت اور بناؤ سنگار عورت کا فطری حق ہے۔ جتنا سنورا عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس لئے اسلام عورت کی اس فطری خواہش کی ہرگز مخالفت نہیں کرتا البتہ وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ اس کو منظم اور منضبط کیا جائے اور اس کا مظاہرہ ہر طرف سے سمٹ کر صرف ایک رخ پر ایک ہی مرد کے سامنے کیا جائے، وہی مرد جو اس کا شریک حیات اور زندگی کا ہم سفر ہے۔

### عورت کو بناؤ سنگار پر ثواب ملے گا

مسئلہ: اگر عورت شرعی حدود میں رہ کر جو کچھ بناؤ سنگار کرے اور اس کا مقصد صرف شوہر کو خوش کرنا ہو، نہ کہ دوسری عورتوں پر فخر کرنا یا نامحرم کو دکھانا اور اترانا تو انشاء اللہ اس کو اس پر ثواب ملے گا۔

### زینت نہ کرنے پر سزا (ڈانٹنا) کرنا

شوہر کے چاہنے کے باوجود بیوی اگر صفائی ستھرائی اور زیب و زینت اختیار نہ

کرے تو شوہر کے لئے بیوی کو سزا دلانے کا شرعاً حق حاصل ہے، چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں: ایک حق مرد کا یہ ہے کہ عورت اپنی صورت بگاڑے اور میلی کچلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے، یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت بناؤ سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے۔

(نبیذی زیور مدلل ص ۳۳۸)

### فیشن کے حدود

خواتین کو زیب و زینت سے متعلق تین باتیں بنیادی طور پر ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

(۱) جن امور کی شریعت میں قطعی طور پر ممانعت ہے انہیں کرنا کسی صورت

میں بھی عورت کے لئے جائز نہیں، چاہے شوہر یا کوئی اور ان کو کرنے کے لئے کہے، یا نہ کرنے کی صورت میں وہ اس سے ناراض ہو جائے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ (۲) جو امور شرعی حدود میں ہیں اور جائز کے درجہ میں ہیں ان میں حسب وسعت شوہر کی مکمل اطاعت کرنا عورت کے ذمہ ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کے لئے سجدہ کرے۔ (جمع الفوائد: ۳۹۱:۱)

دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر کالے پہاڑ،

اور کالے پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سرخ پہاڑ پر لے جائے تو اسے یہی کرنا چاہئے۔

(جمع الفوائد: ۳۹۱:۱)

## فخر کے لئے بناؤ سنگار کا حکم

مسئلہ: فخر کے لئے بناؤ سنگار کرنا درست نہیں، البتہ اگر اترانے اور نامحرم مردوں یا دوسری عورتوں کو دکھانے کے لئے اور ان پر فخر کرنے کی نیت سے کپڑے پہنے گی اور بناؤ سنگار کرے گی تو گناہ گار ہوگی اس لئے ان باتوں سے بچنا ضروری ہے۔  
(مشکوٰۃ المصابیح: ص ۳۷۳، رواہ البخاری)

## زیادہ بناؤ سنگار شرعاً کیسا ہے؟

یاد رہے کہ زیادہ بن ٹھن کر رہنا شریعت میں پسند نہیں، البتہ شوہر والی عورت ضرورت کے بقدر بناؤ سنگار کر لے تو یہ ٹھیک ہے؛ لیکن بناؤ سنگار کو مستقل ایک مشغلہ بنالینا اور اس کے لئے طرح طرح کے طریقے سوچنا اور مستقل چیزیں خریدنا اور ذہن کو ہر وقت اس میں الجھا کر ٹھننا مؤمن کے مزاج کے خلاف ہے جن خواتین کو اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ سے آراستہ ہونا ہو! ان کے پاس اتنی فرصت کہاں کہ بناوٹ، تصنع اور غیر ضروری سجاوٹ میں قیمتی اوقات صرف (خرچ) کریں اور پیسہ بھی ضائع کریں۔ ہر قسم کی زینت اور ہر قسم کی خوشبو اسی کے شوہر کے لئے استعمال کی جائے۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے:

جو عورت عطر لگا کر باہر نکلے اور اس کا گزرا ایسے لوگوں پر ہو جو اس کی خوشبو کو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ (جیسی گناہ گار) ہوگی۔ (مسند احمد ج ۴: ص ۴۱۴)

## پھولوں کا ہار اور گجرے کا استعمال

مسئلہ: مردوں کے لیے نہ ہار کی اجازت ہے اور نہ گجرے کی، البتہ خوشبو

کے لیے ہاتھ میں لینے اور پاس رکھنے کی اجازت ہے، اور عورتیں زینت کے لیے پھولوں کا ہار اور گجرے کا استعمال کر سکتی ہیں البتہ خیال رہے کہ مہکتی ہوئی خوشبو کے ساتھ گھر سے نکل کر، نامحرموں کے قریب سے نہ گزریں۔ (مشکوٰۃ شریف: ص ۹۶)

## نانکون اور پلاسٹک وغیرہ کی چوڑیاں استعمال کرنے کا حکم

مسئلہ: نانکون اور پلاسٹک وغیرہ کی چوڑی استعمال کرنا عورت کے لیے

درست ہے۔ (اعلاء السنن: ج ۱ ص ۱۷۴، ۲۹۴)

## بیوہ عورتوں کا زینت اختیار کرنا

مسئلہ: بیوہ عورتوں کے لئے عدت کی حالت میں بننا، سنورنا اور خوشبو وغیرہ لگانے کی ممانعت ہے البتہ عدت گزر جانے کے بعد وہ خود کو آراستہ کر سکتی ہیں بعض جگہ یہ عرف ہے کہ کالج کی چوڑیاں بیوہ عورتیں نہ پہنیں یہ بالکل غلط ہے۔  
(تفسیر ابن کثیر: ج ۲ ص ۳۲۸)

## ٹیرھی مانگ نکالنا

مسئلہ: ٹیرھی مانگ نکالنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے مسلمانوں میں اس

کا رواج گمراہ قوموں کی تقلید سے ہوا ہے اس لئے اس کو چھوڑنا واجب ہے۔

(رد المحتار: ج ۶ ص ۳۶۷)

## خواتین کا ناک میں نتھ پہننا

مسئلہ: ویسے تو شریعت مطہرہ میں خواتین کو ناک کے زیور کی بھی اجازت ہے

مگر شریف گھرانے کی عورتوں کو بازاری عورتوں کی مشابہت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(خلاصۃ الفتاویٰ: ج ۴ ص ۳۷۷)



## کالی رنگ کی جوتی پہننا

بعض حضرات سے سنا ہے کہ کالی رنگ کی جوتی پہننا اسلام کی رو سے حرام ہے اور وجہ بتلاتے ہیں کہ کعبہ کے غلاف کا رنگ سیاہ ہے۔  
حالانکہ ایسی باتوں کی کوئی اصل نہیں، سیاہ رنگ کا جوتا یا جوتی استعمال کرنا جائز ہے اس کو حرام کہنا غلط ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۷ ص ۱۷۱)

## دانت پر سونے چاندی کا خول لگانا

اگر کسی کا دانت ٹوٹ جائے تو اس پر چاندی یا سونے کا خول لگانا جائز ہے۔  
(فتاویٰ عالمگیری: ص ۳۳۶)

## شادی شدہ کے لئے سیاہ موتیوں کے ہار کا استعمال

مسئلہ۔ بعض علاقوں میں شادی شدہ عورتیں گلے میں کالے موتیوں کا زیور پہننا ضروری سمجھتی ہیں۔ حالانکہ کالے موتیوں کا ہار سہاگن کے لئے شرعاً لازم نہیں اس کی پابندی غیر ضروری ہے اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ (رد المحتار: ج ۶ ص ۳۷۶)

## بیوٹی پارلر کے نقصانات

بیوٹی پارلروں میں جانے اور نئے نئے ایجاد کردہ فیشن اختیار کرنے سے خواتین کے چہرے، جسم اور بالوں کا فطری اور قدرتی حسن ختم ہو جاتا ہے اور اس سے بہت سے نقصانات بھی ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں ”قاہرہ“ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالمعتم صاحب کی تحریر بڑی فکر انگیز ہے، وہ لکھتے ہیں:

اس طرح بیوٹی پارلر جا کر بالوں کی سیٹنگ کروانا، یورپ کے لحاظ سے فیشن کی طرح مختلف رنگوں سے انہیں رنگنا، بالوں کو جھاڑنے اور ان کے اندر خم دینے کے لئے مختلف غیر فطری طریقے استعمال کرنا اور کیمیاوی دواؤں کا استعمال کرنا، جس سے بال جلدی گر جاتے ہیں، ان کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں یا سیٹنگ مشین کا استعمال کرنا اور کیمیاوی دواؤں کا استعمال کرنا جن میں ایسے ماڈے بھی شامل ہوتے ہیں جو بالوں کے لئے سخت نقصان دہ ہوتے ہیں، کسی بھی عورت کے لئے ایسی چیزوں کا استعمال کرنا مناسب نہیں، کیونکہ یہ بالوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے، خواتین کو ایسی زیب و زینت اختیار کرنے سے بچنا چاہئے۔

(ماخوذ رسالہ تمہارا خصوصی معالج)

ہماری بہت ساری خواتین کو یہ معلوم بھی نہیں کہ ان کے سر کے بالوں کو کھینچ تان کر رکھنے کے کیا کیا نقصانات ہیں؟ کیونکہ بالوں کو کھینچ تان کر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی جڑوں پر زور ڈالا جائے، اور خون کی مخصوص مقدار کو بالوں کی جڑوں میں پہنچنے نہ دیا جائے، جس سے بالوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور بال جلدی گر جاتے ہیں، جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بیوٹی پارلروں میں، فیشیل، ہیر کٹنگ، تھریڈنگ، دیکنگ، پلیننگ کروا کر اور ”آئی بروز“ اور اپر لپس بنوا کر بن ٹھن کر نکلنے والی خاتون چند دنوں تک بظاہر بہت اچھی بھی لگے گی، لیکن اس کے بعد جوں جوں اس کا اثر زائل ہوتا جاتا ہے پھر پچیس سالہ دوشیزہ اگر پچاس سال کی نہیں تو چالیس کی ضرور لگتی ہے، اور گناہ کا یہ اثر ضرور ہوتا ہے کہ شوہر کے دل میں محبت کے بجائے بغض و نفرت بیٹھتی رہتی ہے۔

## زیب وزینت میں فضول خرچی اور نقصان

زیب وزینت کیجئے اور ضرور کیجئے، لیکن اس میں اتنا بھی حد سے آگے نہ بڑھئے، کہ اپنے بچٹ کا بھی خیال نہ رہے، اور اپنے والد یا اپنے شوہر کے خون پسینہ کی کمائی کو بے دردی سے ضائع کر دیں، اور نئے فیشن کے کپڑے اور مہنگے سے مہنگے زیورات کم از کم ایسے حالات میں تو استعمال نہ کریں، جب کہ آپ کی دیگر مسلمان بہنیں سوکھی روٹی کے لئے ترس رہی ہوں۔

## مردوں سے زینت کروانا شرعاً کیسا ہے؟

اور اگر بیوٹی پارلر میں کام کرنے والے مرد ہوں، یا ان کا وہاں آنا جانا ہو، تو پھر اس کے حرام ہونے اور اس پر خدا کی لعنت برسنے میں کیا شبہ باقی رہ جائے گا؟ بیوٹی پارلر میں جا کر ایسی بے حیا، بے شرم اور گناہ گار عورتوں سے اپنے کو سنوارنا اور مزین کروانا مسلمان خواتین کے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں، بلکہ گھر پر ہی جو کچھ ہو سکے اس سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ کرنا چاہئے، اسی میں ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں جہاں کی بھلائی اور کامیابی ہے۔ (الدر المختار ذکر یاج ۹ ص ۵۲۸)

## بے حیا عورتوں سے زینت کروانے کا حکم

اور خصوصاً بیوٹی پارلر میں مزین کرنے والی جو عورتیں ہوتی ہیں وہ اکثر بے نمازی اور بے پردہ، آزاد خیال، اللہ تعالیٰ کے احکام سے باغی اور رسول مقبول ﷺ کو ناراض کرنے والی عورتیں ہوتی ہیں۔ جن میں بعض اوقات کافر عورتیں بھی ہوتی ہیں،

اور یہ ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کے شوہر خود ہی ان سے بیزار ہیں اور وہ خود اپنے شوہروں سے بیزار ہو کر ان کا موموں پر لگ گئی ہیں، تو یہ کیا دوسری خواتین کو ایسا تیار کریں گی جس سے یہ اپنے شوہر کی ہو جائیں؟ کبھی نہیں! بلکہ مسلمان خواتین کے لئے ایسی بے حیا اور گناہ گار عورتوں کو اپنے جسم پر ہاتھ بھی نہیں لگانے دینا چاہئے۔

## سونے چاندی کے استعمال کا حکم

عورتوں کو زیور سے بہت زیادہ محبت ہوتی ہے، اور یہ بات مشہور ہے کہ اگر عورت کے جسم میں ہر جگہ سونے کی کیل گاڑ دی جائے تو سونے کی محبت کی وجہ سے ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کرے گی دین اسلام فطرت کے مطابق ہے، جس نے نفس کی خواہشوں کی بھی رعایت رکھی ہے، مگر اس میں اعتدال ضروری ہے اور اس کے لئے حدود بھی مقرر فرمادی ہے، اور ایسے قانون لاگو فرمادیئے ہیں جو انسان کو غرور، تکبر، شیخی، دوسروں کی حقارت، خود پسندی، اور خلق خدا کی دل آزاری اور حق تلفی سے باز رکھتے ہیں، اگر کسی عورت کو حلال مال سے میسر ہو تو سونے اور چاندی دونوں کا زیور پہننا اس کے لئے بلاشبہ جائز ہے۔

## نمائش کیلئے زیور پہننے کی ممانعت

البتہ ریا کاری اور دکھاوے کے لئے سونے کے زیورات نہیں پہننا چاہئے، اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ، جو عورت ظاہر کرنے کے لئے سونے کا زیور



پہنے گی تو اس کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائے گا۔  
زیور دکھانے کا مرض عورتوں میں بہت ہوتا ہے، اور اگر کسی کو پتہ نہ چلے تو  
مجلس میں بیٹھے ہوئے ترکیبوں اور تدبیروں سے بتاتی ہیں کہ ہم زیور پہنے ہوئے ہیں،  
مثلاً بیٹھے بیٹھے گرمی کا بہانہ کر کے ایک دم کان اور گلا کھول دیں گی، زبان سے کہیں گی  
”وئی کتنی گرمی ہے“ اور دل میں زیور غماز ہر کرنے کی نیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نفس کی  
مکاریوں سے بچائے۔

### بجنے والا زیور پہننے کی ممانعت

جس طرح عورتوں کا جسم دیکھنا مردوں کے لئے جنسی ابھار کا سبب بنتا ہے،  
اسی طرح ان کی آواز اور ان کے جسم پر آراستہ زیور کی آواز بھی مردوں میں جنسی اکساؤ  
پیدا کرتی ہیں، اس کے علاوہ درج ذیل احادیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ  
بجنے والا زیور، اور گھنگرو، اور گھنٹیاں شیطان کو پسند ہیں، اور یہ شیطان کے باجے ہیں،  
جب ان میں سے آواز نکلتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے، اور جہاں ایسی چیزیں ہوتی ہیں  
وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، ان حدیثوں کے پیش نظر فقہاء کرام نے لکھا  
ہے، کہ ایسا زیور جس کے اندر خول میں بجنے والی چیزیں پڑی ہوئی ہوں اس کے پہننے  
کی شرعاً اجازت نہیں ہے، جیسے پرانے زمانہ میں جھانجن ہوتے تھے، اور اس کے علاوہ  
بھی کئی چیزیں ایسی بنائی جاتی تھیں، دیہات میں اب بھی اس طرح کے زیورات کا  
رواج ہے، اور شرعاً یہ سب ممنوع ہے۔

حدیث شریف میں ہے: حضرت لبا بہ غرماقی ہیں: کہ میں حضرت عائشہؓ

کے پاس حاضر تھی، اس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت ایک لڑکی کو ہمراہ لئے  
حضرت عائشہؓ کے پاس اندر آنے لگی، وہ لڑکی جھانجن پہنے ہوئے تھی، جن سے آواز  
آ رہی تھی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب تک اس کے جھانجن نہ کاٹے جائیں  
میرے پاس اسے ہرگز نہ لانا، میں نے رسول خدا ﷺ نے سنا ہے کہ، جس گھر میں  
گھنٹی ہو اس میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲۹)

ایک حدیث میں حضرت ابوامامہؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں  
کہ: اللہ تعالیٰ گھنگروؤں کی آواز ایسے ہی ناپسند کرتا ہے، جیسے گانے کی آواز، اور اللہ  
تعالیٰ گانے والے کو ویسی ہی سزا دیگا جیسی کہ وہ موسیقی سے شغف رکھنے والے کو دیگا،  
اور آواز والے گھنگروہ صرف عورت پہن سکتی ہے، جو اللہ کی رحمت سے دور ہو۔

اور جس زیور میں بجنے والی چیز نہ ہو مگر زیور آپس میں ایک دوسرے سے ملکر  
بجتا ہو اس سے بھی منع کیا گیا ہے، چنانچہ اس کے بارے قرآن حکیم میں یہ ارشاد ہے:  
اور اپنے پاؤ (چلنے میں زمین پر) زور سے نہ ماریں، تاکہ ان کی وہ زینت معلوم ہو جا  
ئے جس سے وہ پوشیدہ طور پر آراستہ ہیں۔ (سورہ نور آیت ۳)

### سونہ چاندی اور دیگر دھات کی انگٹھی پہننا

خواتین کے لئے سونا اور چاندی کی انگٹھی پہننا تو بلاشبہ جائز ہے، البتہ سونا  
اور چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کی انگٹھی پہننا عورتوں کے لئے جائز نہیں۔  
(فتاویٰ ہندیہ ج ۵ ص ۳۳۵)

اور خواتین کے لئے پلاسٹک کی انگٹھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق  
فقہاء کرام کی کوئی صریح عبارت تو نہیں ملی، البتہ قواعد اور فقہاء کرام کی عبارات کے

عموم سے اس کی بھی ممانعت معلوم ہوتی ہے، اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

### پلاسٹک اور دیگر دھات کے زیور پہننے کا حکم

آج کل مصنوعی چیزوں کا دور ہے، مصنوعی زیورات جو کہ پلاسٹک، سکے، المونیم، وغیرہ کے مرکب سے تیار ہوتے ہیں، اور ان زیورات پر سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا جاتا ہے، ایسے زیورات کا استعمال خواتین کے لئے جائز ہے۔

(اعلاء السنن: ج ۱ ص ۱۷۲، ص ۲۹۴)

### نگینہ میں خاص پتھر کا استعمال کرنا

انگوٹھی کے نگینہ میں ہر قسم کے پتھر لگانا جائز ہے۔ اور اگر کسی خاص پتھر یا چاندی کی انگوٹھی جو کس خاص قسم کی ہو جسے پہننے میں کسی بیماری کی صحت اور شفا تجربہ سے ثابت ہو، تو ایسی غرض سے اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن پتھر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ پتھر میں یہ تاثیر حق تعالیٰ نے پیدا کر دی ہے اور پھر جس وقت چاہتا ہے حق تعالیٰ ان تاثیرات کو نافذ کرتا ہے، اشیاء کا اس میں کوئی دخل، تصرف اور تاثیر نہیں، اللہ تعالیٰ ہی اس میں اثر پیدا کرتا ہے، یہی عقیدہ پتھر اور انگوٹھی کے بارے میں رکھنا بہر حال ضروری ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ میں ۵۳)

### کالا خضاب لگانے کا حکم

خواتین کے لئے اپنے بالوں کو کالا کرنے یا بالوں کو خوبصورت بنانے کی غرض سے بھاب یا دیگر کیمیاوی مثلاً کالا کولا، کالی مہندی یا دیگر ہیز کلرز لگانے کے

بارے میں شرعی حکم میں کچھ تفصیل ہے، اور وہ یہ ہے کہ خالص سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب لگانا عورت کے لئے بلاشبہ درست ہے، اور سرخ خضاب، خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل جس میں کسم شامل کیا جاتا ہے، عورت کے حق میں بھی مسنون ہے۔ البتہ خاص کالا خضاب لگانے سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے "اجتنبوا السواد" (ابوداؤد بن عباس: ج ۲ ص ۵۸۷)

### بالوں کو پلچ کرنا اور رنگنے کا حکم

بیوٹی پارلز میں خواتین کے بالوں کو پلچ Bleach کیا جاتا ہے اور پھر دوسرے رنگ سے رنگا جاتا ہے، تو یہ کام اگر شرعی حدود میں رہتے ہوئے کیا جائے تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور شرعی حدود کی تفصیل کتاب کے شروع میں بیان کر دی گئی ہے۔ (بخاری: ج ۲ ص ۸۷، ۸۷)

### چھوٹی لڑکیوں کے بال کٹوانے کا حکم

بالغ یا قریب البلوغ کے بال کٹوانا جائز نہیں، البتہ ایسی بچیاں جو چھوٹی ہوں اور قریب البلوغ نہ ہوں یعنی جن کی عمر نو سال سے کم ہو تو، خوبصورتی یا کسی اور جائز مقصد کے لئے ان کے بال کٹوانا جائز ہے، تاہم کافروں اور فاسقوں کے ساتھ ارادی طور پر مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

### سر کے بال کٹوانے کا حکم

خواتین کا اپنے سر کے بالوں کو کٹوانا، کترانا، فیشن کے طور پر چھوٹے کروانا



خواہ سامنے کی جانب سے ہو یا دائیں جانب سے، یا پیچھے کی جانب سے ہو یعنی کسی بھی جانب سے ہو، مردوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ناجائز اور گناہ ہے، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے، چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

(بخاری شریف والبوداؤد شریف، بحوالہ الشکوۃ شریف ص ۳۸۰)

لہذا خواتین کے لئے سر کے بالوں کو کٹوانا جائز نہیں۔ اگرچہ شوہر اس کے لئے کہتے ہیں یا کسی اور کی نافرمانی میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں، ایسی صورت میں عورت کو چاہئے کہ محبت و ادب کے ساتھ انکار کر دے، اور شوہر کو شرعی حکم سے آگاہ کر دے اور نرمی سے سمجھا دے، امید ہے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے شوہر بھی شرعی حکم پر عمل کرے گا، اور خلاف شرع عمل پر اصرار نہیں کرے گا۔

### سر کے بال تراشنے کا حکم

بالوں کے کاٹنے کا حکم تو اوپر لکھ دیا گیا، اور تراشنے کا حکم بھی یہی ہے کہ محض فیشن کے طور پر خواتین کے لئے بالوں کو تراشنا جائز نہیں۔ البتہ اگر بالوں کے سروں میں شافیں نکل آئیں جس کی وجہ سے بالوں میں گرہیں (گانٹھ) پڑ جاتی ہوں تو ان سروں کو تراشنے کی گنجائش ہے، یا جو بال عموماً اوپر نیچے ہو جاتے ہیں ان کو صرف نیچے سے برابر کرنے کے لئے معمولی طور پر تراشنے کی گنجائش ہے۔ (در مختار: ج ۵ ص ۲۶۱)

### افزائش (بڑھانا) کے لئے بال کٹوانے کا حکم

بعض خواتین کے بالوں کی چوٹیوں کے اختتام (ختم) پر بال دو اور تین حصوں میں سروں کی نوکوں سے منقسم ہو جاتے ہیں، پھر بالوں کی افزائش (بڑھنا) بند ہو جاتی ہے، اگر ان بالوں کے سروں کو کاٹ دیا جائے تو پھر بال بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں، تو ایسی صورت میں بالوں کی افزائش کے لئے بالوں کے سرے معمولی طور پر کاٹنا بلاشبہ جائز ہے۔

### بالوں کو ڈیزائن و فیشن سے سنوارنا؟

خواتین کے لئے سر کے بالوں کو کاٹنے بغیر مختلف ڈیزائن اور فیشن سے سنوارنا جائز ہے، البتہ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا بہر حال ضروری ہے:

(۱) اس سے، کافر اور فاسقہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا مقصود نہ ہو۔

(۲) محض اپنا یا اپنے شوہر کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا کر لیا جائے۔

(۳) اتنا وقت اس میں ضائع نہ ہو جس سے دوسرے ضروری امور میں خلل پڑتا ہو۔

### بے بی کٹ بال رکھنے کا حکم

عورتوں کے لئے بے بی کٹ بال رکھنا بالکل جائز نہیں، لہذا اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ (در مختار: ج ۵ ص ۲۶۱)

### بالوں میں بال ملانے کا حکم

اسی طرح خواتین زیب و زینت کے لئے اور اپنے بال لمبے یا گھنے پھولے

ہوئے ظاہر کرنے کے لئے دوسرے کسی مرد یا عورت کے بال لے کر اپنے بالوں میں ملا لیتی ہیں، چونکہ اس میں دھوکہ اور فریب ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو سخت ناپسند فرمایا اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی، اس لئے خواتین کے لئے ان ناجائز کاموں سے بچنا ضروری ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی لعنت ہو اس عورت پر (جو بالوں کو لمبا یا پھولا ہوا بنانے کے لئے دوسرے کسی مرد یا عورت کے بال) اپنے بالوں میں یا کسی اور کے بالوں میں ملا لے اور اس عورت پر بھی خدا کی لعنت ہو جو کسی عورت سے کہے کہ دوسرے کے بال میرے بالوں میں ملا دے، اور فرمایا کہ خدا کی لعنت ہو اس عورت پر جو گودنے والی ہے، اور گودوانے والی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۱۳۸، بخاری و مسلم)

### بیماری اور درد کی وجہ سے بال کٹوانے کا حکم

اگر کسی عورت کے سر میں کوئی بیماری یا درد وغیرہ پیدا ہو جائے اور اس کے سبب بالوں کا ازالہ ناگزیر ہو جائے، (کٹوانا ضروری ہو جائے) تو پھر ایسی حالت میں بوجہ مجبوری یعنی شرعی عذر کی بناء پر بالوں کا کٹنا جائز ہے، لیکن جیسے ہی یہ عذر ختم ہو جائے اجازت بھی ختم ہو جائے گی یعنی عذر ختم ہونے کے بعد بالوں کا کٹنا جائز نہ ہوگا۔

(الاشیاء والنظائر ۲: ۱۷۰، فتاویٰ خانہ ۲: ۳۰۹)

### خوشبو استعمال کرنے کا حکم

خواتین کے لئے خوشبو استعمال کرنا جائز ہے، لیکن حدیث شریف میں مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق بتایا گیا ہے، یعنی مرد ایسی خوشبو لگائیں جس سے کپڑے پر رنگ نہ لگے، یا ہلکا سا رنگ لگ جائے، مگر خوشبو تیز ہو جو دوسروں تک پہنچ رہی ہو، مثلاً عطر گلاب، مشک، عنبر، کافور وغیرہ لگالیں، اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ کپڑے پر ظاہر ہو جائے مگر خوشبو بہت ہی معمولی ہو، جو خود اپنی ناک تک پہنچ سکے، یا شوہر قریب ہو تو اس کو خوشبو آ جائے۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کی مجلس پر گزرے گی اور لوگوں کو اس کی خوشبو آئے گی تو اس عورت کا یہ عمل زنا میں شمار ہوگا۔

(۱) حدیث یہ ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، مردوں کی خوشبو ایسی ہو جس کی خوشبو ظاہر ہو یعنی دوسروں کو بھی پہنچ رہی ہو، اور اس کا رنگ پوشیدہ ہو، اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ نظر آ رہا ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو (یعنی معمولی خوشبو آ رہی ہو)

(۲) دوسری حدیث یہ ہے کہ:

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (نظر بد ڈالنے والی) ہر آنکھ زنا کا کار ہے، اور کوئی عورت جب عطر لگا کر (مردوں کی) مجلس کے قریب سے گزرے تو وہ ایسی ویسی ہے، یعنی زنا کا کار ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۶ از ابوداؤد و ترمذی)



ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ: جو کوئی عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلتی ہے، اور مرد اسے دیکھتے ہیں، اللہ رب العزت اس سے مسلسل ناراض رہتے ہیں، تا آنکہ وہ اپنے گھر واپس آجائے (طبرانی)

لہذا ان احادیث کی رو سے تیز خوشبو استعمال کرنے سے خواتین کو سخت پرہیز کرنا لازم ہے، تاکہ وہ اس سخت وعید سے محفوظ رہ سکیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

### خوشبو و زینت کے ساتھ نکلنے کی ممانعت

آج کل جو عورتیں زینت کر کے، اور خوشبو لگا کر مردوں کی محفلوں میں بلا تکلف شریک ہوتی ہیں، اور محفل کی جان، بلکہ شمع محفل شمار ہوتی ہیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے انہیں آج کے بد باطنوں کے بالکل برعکس نور محفل، اور شمع محفل کے بجائے ظلمت محفل اور اندھیرا قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں کہ:

اس عورت کی مثال جو شوہر کے سوا دوسروں کے لئے زینت کرتی ہے، قیامت کے دن اس اندھیرے کی طرح ہے جس میں کچھ روشنی نہیں۔ (طبرانی)

### پرفیوم استعمال کرنے کا حکم

آج کل ہر ممالک سے بنے ہوئے مختلف قسم کے پرفیومز Perfumes سینٹ وغیرہ آتے ہیں اور ان میں، الکحل Alechol یعنی اسپرٹ بھی شامل ہوتا ہے، تو ان کا استعمال جائز ہونے یا نہ ہونے کے متعلق شرعی حکم میں کچھ

تفصیل ہے، اور وہ یہ ہے کہ، الکحل، اگر کھجور یا انگور کی شراب سے بنا ہوا ہو تو وہ ناپاک ہے، اس لئے اس کا استعمال جائز نہیں، اور اگر وہ کھجور یا انگور کے علاوہ کسی اور پاک چیز کی شراب سے بنا ہوا ہو، تو وہ پاک ہے اور اس کا خارجی استعمال شرعاً جائز ہے۔

اور آج کل پرفیومز (Perfumes) میں جو، الکحل، استعمال ہوتا ہے وہ عموماً کھجور یا انگور کی شراب سے بنا ہوا نہیں ہوتا، بلکہ دوسرے مختلف قسم کی چیزوں مثلاً مکئی، جوار، گندم، پیر، آلو، چاول یا پیٹریول وغیرہ سے بنا ہوا ہوتا ہے، لہذا ایسا پرفیوم شرعاً ناپاک نہیں، اور اس کے لگانے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا، اس لئے اس کا استعمال جائز ہے اور اگر کسی نے ایسا پرفیوم کپڑوں پر لگا کر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ادا ہوگئی، لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

(تکملة فتح الملہم ج ۳ ص ۳۰۸)

### زینت بالوں کی صفائی کا حکم

زینت بالوں کی صفائی، یہ بھی ایک شرعی مسئلہ ہے، اس لئے اس کو یہاں بیان کیا جاتا ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ دس چیزیں خصالِ فطرت ہیں، ان میں سے ایک چیز زینت بالوں کی صفائی ہے، ان زائد بالوں کو ہفتہ میں ایک دفعہ صاف کرنا افضل ہے، اگر اس سے بھی تاخیر ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک کی تاخیر کی گنجائش ہے، اس سے زیادہ تاخیر کرنا جائز نہیں گناہ ہے، اس لئے چالیس دن سے پہلے پہلے ان زائد بالوں کو صاف کر لینا چاہئے۔

ان زائد بالوں کی صفائی میں عورت کے حق میں بہتر یہ کہ وہ ان کی صفائی

چونا، پاؤڈر، کریم، چٹکی یا چمٹی وغیرہ سے کرے، بلیڈ، یا استرے وغیرہ کا استعمال عورت کے حق میں بہتر نہیں، خلاف اولیٰ ہے، تاہم اگر کسی عورت نے بلیڈ یا استرے وغیرہ کا استعمال کیا تو اگرچہ یہ عورت کے حق میں خلاف اولیٰ ہے لیکن ناجائز نہیں۔

(فتاویٰ شامی ۶: ۴۰۶)

### اونچی ایڑی والے جوتے پہننا

شریعت میں عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس لئے عورتوں کے لئے مردانہ جوتا پہننا اس مشابہت کی وجہ سے جائز نہیں، اور جو جوتے عورتوں کے لئے بنائے گئے ہوں۔ عرف عام اور روان میں وہ جوتے عورتوں ہی کے لئے سمجھے جاتے ہوں۔ تو وہ جوتے عورتوں کے لئے پہننا بلاشبہ جائز ہے، خواہ اس کی ایڑی اونچی ہو یا نیچی، اور خواہ وہ آگے سے بند ہوں یا کھلے، اصل مدار عرف اور روان پر ہے یعنی جن جوتے روان میں مردوں کے لئے سمجھے جاتے ہوں، ان جوتوں کا استعمال عورتوں کے لئے جائز نہیں، اور جو جوتے عرف و روان میں مردوں کے لئے مشہور نہ ہوں تو ان کا استعمال عورتوں کے لئے جائز ہے۔ حدیث میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے، حضرت عائشہؓ سے کسی نے عرض کیا کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کے طور طریق اختیار کرے۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۱۰)

### کلائی گھڑی پہننا

خواتین کے لئے ہر قسم کی کلائی گھڑی پہننا جائز ہے۔ (بخاری: ج ۲ ص ۷۳)

### لاکٹ پہن کر بیت الخلاء اور غسل خانہ جانا

جس لاکٹ پر اللہ تعالیٰ کا نام کندہ (چھپا) ہو، اس کو پہن کر بیت الخلاء اور نا پاک یا گندے غسل خانہ میں جانا اور غسل کرنا بے ادبی ہے، ایسی صورت میں لاکٹ باہر اتار کر جانا چاہئے، البتہ جو غسل خانہ پاک و صاف ہو اس میں یہ لاکٹ پہن کر جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ)

### بالوں کی وگ (WIG) لگانے کا حکم

موجودہ دور میں وگ یعنی بناوٹی بالوں کا استعمال بہت عام ہے، اور جدید سائنس نے اس میں بھی کافی ترقی کی ہے، اور نئے نئے انداز سے بال لگوائے جانے کے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں، شرعی اعتبار سے ہم ان طریقوں کو دو صورتوں میں بیان کرتے ہیں۔

### انسان اور خنزیر کے بالوں کی وگ (WiG) کا حکم

حدیث شریف کی رو سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ انسانی بالوں کی وگ لگوانا جائز نہیں حرام ہے، اسی طرح خنزیر کے بالوں کی وگ لگوانا بھی جائز نہیں حرام ہے خواہ وگ کے بال مشین کے ذریعہ اس طرح لگوائیں کہ وہ جسم کے ساتھ مستقل پیوست (فٹ) ہو جائیں اور وہ جسم سے الگ نہ ہو سکے ہوں، یا اس طرح نہ لگوائیں



بلکہ عارضی طور پر لگوائیں کہ جب چاہیں اسے پہن لیں اور جب چاہیں اسے اتار لیں، ان میں سے کسی صورت میں بھی انسانی بالوں کی وگ لگوانا جائز نہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۱)

### جانور کے بالوں یا مصنوعی (نقلی) بالوں کی وگ (Wig)

انسان اور خنزیر کے بالوں کے علاوہ کسی جانور کے بالوں کی وگ یا مصنوعی (ہناوٹی) بالوں کی وگ لگانا اور لگوانا شرعاً جائز ہے، اگر ان بالوں کی وگ جسم میں مستقل لگی ہو یا پیوست (فٹ) کر کے لگایا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں جائز ہے، اور اگر مستقل طور پر نہ لگایا جائے بلکہ عارضی طور پر لگایا جائے یعنی جب چاہیں لگالیں اور جب چاہیں ہٹادیں تو یہ بھی جائز ہے۔ (المنی: ج ۱ ص ۶۸)

### وگ کے بال پر مسح اور غسل کا حکم

اگر وگ کے بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست (فٹ) ہو جائیں اور وہ جسم سے الگ نہیں ہو سکتے ہوں تو وضو کے دوران اس پر مسح کرنا جائز ہے اور اسی حالت میں فرض غسل بھی درست ہے اور اگر یہ بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست نہ ہوں بلکہ عارضی ہوں کہ جب چاہیں لگالیں اور جب چاہیں ہٹادیں تو اس پر مسح جائز نہیں اور ان بالوں کے ہوتے ہوئے اگر جسم تک پانی نہ پہنچے تو ایسی صورت میں فرض غسل بھی درست نہیں ہوگا لہذا ایسی صورت میں ان کو ہٹا کر مسح کرنا ضروری ہے اور فرض غسل میں غسل سے پہلے ان کو اتار کر غسل کرنا ضروری ہے۔

(نہجۃ ص ۵۵۸ ج ۳ ص ۱۹۱)

### (Lipstick) لپ اسٹک کے استعمال کا حکم

آج کل خواتین اپنے لبوں پر جو لپ اسٹک استعمال کرتی ہیں اس کے استعمال کے بارے میں شرعی حکم میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر وہ لپ اسٹک ایسا ہو کہ اس کے استعمال سے ایسی تہہ نہ جم جاتی ہو کہ جس کے ہوتے ہوئے وضوء اور فرض غسل میں جسم تک پانی نہ پہنچتا ہو بلکہ اس کے ہوتے ہوئے بھی وضوء اور فرض غسل میں جلد تک پانی اچھی طرح پہنچ جاتا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے۔

اور اگر اس کے استعمال سے ایسی تہہ جم جاتی ہو کہ جس کے ہوتے ہوئے وضوء اور فرض غسل میں جسم تک پانی نہیں پہنچتا تو اس کے استعمال سے وضوء اور فرض غسل نہیں ہوگا لہذا ایسی صورت میں عورت کو پاکی وضوء اور فرض غسل کی ضرورت کے وقت اس کا لگانا جائز نہیں کیونکہ جب وضوء اور فرض غسل نہ ہوگا تو پاک کیسے ہوگی اور نماز کیسے پڑھے گی؟

البتہ اگر اس کے استعمال سے فرض وضوء اور نماز وغیرہ میں کوئی خلل نہ آتا ہو یعنی وضوء اور فرض غسل سے پہلے اسے اچھی طرح صاف کر کے وضوء اور فرض غسل کر لیں تو پھر کوئی بھی عورت اپنی خوبصورتی کے لئے یا بیوی اپنے شوہر کا دل خوش کرنے کے لئے اسے لگا سکتی ہے۔ اور شرعاً یہ اس کے لئے جائز ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۲۸)

### (Make up) میک اپ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے اپنی صورت بگاڑ کے اور میلی کچلی نہ رکھے۔ بلکہ صاف ستھری اور بناؤ سنگار سے رہا کرے۔ اور اس مقصد کے لئے



شرعی حدود میں رہتے ہوئے عورت کے لئے میک اپ کرنا، پاؤڈر، کریم، اور اسی طرح میک اپ کی دیگر چیزوں کا استعمال بلاشبہ جائز ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ج ۳ ص ۳۷۲)

### میک اپ کے غیر ملکی سامان کا حکم

زیب وزینت اور میک اپ میں استعمال ہونے والی بہت ساری چیزیں باہر ممالک سے آتی ہیں مثلاً پاؤڈر، کریم، لپ اسٹک، لوشن، نیل پالش وغیرہ، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی تیاری میں خنزیر (سور) کی چربی یا مردار جانوروں کی چربی وغیرہ شامل کی جاتی ہے جو کہ شرعاً حرام ہے اس لئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا شرعاً ان چیزوں کا استعمال جائز ہوگا یا نہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ان چیزوں کے متعلق اگر یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو کہ ان کے اندر ایسی چیزیں استعمال کی گئی ہیں جن کا استعمال شرعاً حرام ہے (جیسے سور کی چربی یا مردار جانور کی چربی وغیرہ) اور یہ بھی یقین سے معلوم ہو کہ ان ناجائز اور ناپاک چیزوں (چربی وغیرہ) کو کسی کیمیادوی عمل کے ذریعہ ان کی حقیقت و ماہیت کو تبدیل نہیں کیا گیا ہے، تو ایسی صورت میں ان چیزوں کا استعمال جائز نہیں ان کے استعمال سے بچنا واجب ہے، کیوں کہ یہ چیزیں حرام اور ناپاک ہیں۔ اور اگر ان میں حرام چیزوں کے استعمال کئے جانے کا یقین نہ ہو بلکہ محض شک اور احتمال ہو کہ شاید ان میں کسی حرام چیز کا استعمال کیا گیا ہو، تو محض احتمال کی بنیاد پر ان چیزوں کا استعمال ناجائز نہیں ہوگا۔

نیز اگر ان چیزوں میں اور ناپاک چیزوں کو شامل کرنا یقینی ہو مگر ساتھ ساتھ یہ بھی یقینی طور پر معلوم ہو کہ ان اشیاء کے ملائے جانے کے بعد کسی کیمیادوی عمل کے

ذریعہ ان کی حقیقت و ماہیت بدل گئی ہے، تو ایسی صورت میں ان چیزوں کا خارجی استعمال جائز ہے۔

(فتاویٰ ثانی ج ۱ ص ۳۱۶)

### اونٹ کے کوہان کی طرح بال باندھنا

خواتین کے لئے اپنے سر کے بالوں کو فیشن کے طور پر اونٹ کے کوہانوں کی طرح باندھنا جائز نہیں، کیوں کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ جو عورتیں اونٹ کے کوہان کی طرح بال باندھیں گی وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، پھر فرمایا کہ اس (جنت) کی خوشبو اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔“

لہذا جنت سے محرومی نہایت بدبختی کی بات ہے اس لئے خواتین کو اس طرح اونٹ کے کوہان کی طرح بال باندھنے سے اجتناب (بچنا) کرنا واجب ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰۶)

### بالوں کو اوپر یا نیچے باندھنے کا حکم

البتہ اگر عورت اپنے بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر یا نیچے کی طرف باندھ لے جیسا کہ عام طور پر باندھے جاتے ہیں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ایسا کرنے والی عورت حدیث مذکور کی وعید میں داخل نہیں، کیونکہ حدیث مذکور کی وعید ایسی عورتوں کے بارے میں ہے جو اپنے بالوں کو اونٹ کے کوہان کی طرح مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے بنائیں، اور ننگے سر پھریں۔

☆☆☆

☆☆



### ہاتھ پاؤں کے بال صاف کرنے کا حکم

خواتین کے لئے کلائیوں اور پنڈلیوں کے بالوں کو صاف کرنا جائز ہے اس لئے کہ عورت کے حق میں زینت مطلوب ہے نیز ہاتھ پاؤں کے بال صاف کرنے میں اصل خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور اس میں کوئی دھوکہ بھی نہیں ہوتا اس لئے ہاتھ اور پاؤں کے بال صاف کرنا جائز ہے۔ (سنن ابی ماجہ: ص ۲۶۶)

### ہونٹوں کے بال صاف کرنے کا حکم

اگر عورت کے ہونٹ کے اوپر بال آگ آئے ہوں تو انہیں زائل اور صاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ انہیں دور کرنا عورت کے حق میں افضل اور مستحب ہے (فتاویٰ شامی ج ۶: ص ۳۷۳)

البتہ ان زائد بالوں کو بھی نوچ کر نکالنے میں چونکہ بلا وجہ جسم کو اذیت (تکلیف) دینا ہے اس لئے نوچ کر نکالنا مناسب نہیں، کسی پاؤڈر وغیرہ کے ذریعہ صاف کرنا چاہئے۔

### چہرے کے بال صاف کرنے کا حکم

چہرے کے بال اور روئیں، جو پیشانی اور منہ پر ہوتے ہیں ان کو اگر نوچ کر نکالا جائے تو چونکہ اس میں اپنے جسم کو بلا وجہ اذیت دینا ہے اس لئے نوچ کر نکالنا مناسب نہیں البتہ اگر کسی پاؤڈر وغیرہ کے ذریعہ صاف کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵: ص ۳۵۱)

### چہرے سے ڈاڑھی مونچھ صاف کرنے کا حکم

بعض عورتوں کے چہرے پر ڈاڑھی مونچھ نکل آتی ہیں تو اس کو صاف کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل اور بہتر ہے البتہ ان زائد بالوں کو بھی نوچ کر نکالنے میں چونکہ بلا وجہ اپنے جسم کو اذیت دینا ہے۔ اس لئے نوچ کر نکالنا مناسب نہیں کسی پاؤڈر وغیرہ کے ذریعہ صاف کیا جائے تو درست ہے۔ (رد المحتار ج ۶: ص ۳۷۳)

### دیگر دھات کی چوڑیاں پہننا کیسا ہے؟

اسی طرح پلاسٹک اور دیگر دھات کی چوڑیاں پہننا بھی خواتین کے لئے جائز ہے؛ لیکن چوڑیاں خریدنے کے لئے خواتین کا بغیر شرعی پردہ کے بازاروں میں جانا اور دوکانوں کا چکر لگانا بالکل ناجائز اور سخت گناہ ہے اس کے علاوہ مرد، دوکانداروں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور ان کے ہاتھوں چوڑیاں پہننا اور ان کے لئے پہنانا نہایت بے شرعی اور سخت گناہ ہے اس لئے خواتین اور دوکاندار، دونوں کے لئے ضروری ہے کہ ان خلاف شرع امور سے مکمل طور پر اجتناب (بچیں) کریں۔

### ناک اور کان میں سوراخ کروانا

خواتین کے لئے زیورات پہننے کے لئے کان اور ناک میں سوراخ کروانا جائز ہے اور اس مقصد کے لئے ایک سے زیادہ سوراخ کروانا بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۵: ص ۳۵۷)



## جسم گودنا اور گودنا شرعاً کیسا ہے؟

جسم گودنا اور گودنا جائز نہیں حرام ہے اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کسی سوئی وغیرہ سے کھال میں گہرے گہرے نشان ڈال کر اس میں سریا، یا نیل بھردیا جاتا ہے اس طرح جسم پر جانوروں اور دیگر چیزوں کی تصویر بنائی جاتی ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں حضور ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

## بھوؤں کو باریک بنانا کیسا ہے؟

آج کل خواتین بھوؤں کو خوبصورت شکل دینے کے لئے آئی برو Eyebrow کے اس پاس کے چند بال نوچ لیتی ہیں اس طرح بھوؤں خوبصورتی سے گول جیسی بن جاتی ہیں، مقصد اس سے محض خوبصورتی اور زینت ہے۔

لیکن ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں کیوں کہ جسم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی امانت ہے جس میں کسی شرعی اور فطری ضرورت کے بغیر خود ساختہ تبدیلی درست نہیں ہے اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان فصل پیدا کرنے اور جسم کو گودنے یا گودوانے کو ناجائز اور موجب لعنت اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تغیر (بدلتا) قرار دیا ہے اور خواتین کو اپنے جسم سے بال ڈپنے کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ ابرو کے بال نوچ کر باریک سی لکیر بنالینا اور دونوں بھوؤں کے درمیان فاصلہ کرنا جیسا کہ آج کل اس کا عام فیشن ہے اسرا سرتا جائز ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۱)

شوہر کی خوشدلی کے لئے بھی ایسا کرنا جائز نہیں البتہ ابرو کے بال اگر بہت

زیادہ گھنے، یا بڑھ گئے ہوں تو ان کو کتر کر، یا کتر واکر کسی قدر کم کر دینے کی گنجائش ہے البتہ فینشی انداز اختیار کرنا درست نہیں ہے۔

## پلکوں پر رنگ لگانا کیسا ہے؟

پلکوں پر جو رنگ لگایا جاتا ہے یا آئی برو (Eyebrow) لگایا جاتا ہے اگر وہ وضو اور فرض غسل میں جسم تک پانی پہنچنے سے روکنے والا نہیں ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے، اور اگر اسے لگانے کے بعد جسم تک پانی نہیں پہنچتا، تو اس کا حکم ناخن پالش کا سا ہے جو آگے ذکر کیا جا رہا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۱۷، ص ۲۸)

## ابٹن لگانے کا حکم (ہلدی وغیرہ کا لگانا)

شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی کو ابٹن لگانے کا رواج ہے۔ اور شرعاً اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں یعنی لڑکی کو ابٹن لگانا فی نفسہ جائز ہے؛ لیکن اس موقع پر جو مفاسد و منکرات ہوتے ہیں مثلاً تصویر کشی، بے پردگی، اجنبی مردوں، اور عورتوں کا اختلاط مووی بنانا، اور اسراف وغیرہ یہ سب امور ناجائز اور حرام ہیں اس لئے ان ناجائز امور سے بچنا ضروری ہے، البتہ ان تمام مفاسد و منکرات اور بے ہودہ باتوں سے بچ کر ابٹن لگایا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

## دانتوں کو باریک کرنا

حسن اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کسی طرح گھس کر باریک کرنا، اور دانتوں کے درمیان کشادگی نکالنے کی کوشش کرنا ناجائز اور ممنوع ہے اور قابل لعنت



چیزوں میں شامل ہے۔ ایسا کرنے سے اللہ کی پیدا فرمودہ شکل و صورت میں اپنی طرف سے ادل بدل کرنا لازم آتا ہے، جو نہایت ہی قبیح فعل ہے اور سخت ممنوع اور مذموم ہے اور لعنت کا کام ہے، حدیث شریف میں ارشاد ہے:

”خدا کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو حسن کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کراتی ہیں، جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں“ (بخاری شریف)

### محلول اور کون مہندی لگانا

آج کل بازاروں میں کون مہندی اور مہندی سے تیار شدہ محلول مہندی کو استعمال کیا جاتا ہے، تو خواتین کے لئے ان کا استعمال جائز ہے، مہندی اور محلول کی تہہ اترنے کے بعد وضو اور غسل درست ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے بعد مہندی کا صرف رنگ باقی رہ جاتا ہے جو وضو اور غسل میں جسم تک پانی پہنچنے میں مانع نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ شامی: ۱۵۴)

### ڈیزائن سے مہندی لگانے کا حکم

عورتیں جو اپنے ہاتھوں پر مہندی لگاتی ہیں جسے آج کل ڈیزائن اور فیشن کے مطابق لگائی جاتی ہے، اور بسا اوقات ہاتھوں کی پشت پر بھی خاص ڈیزائن کی مہندی لگائی جاتی ہے تو خواتین کے لئے یہ سب جائز ہے، بلکہ ہاتھوں اور پاؤں پر زینت کے لئے مہندی لگانا ان کے لئے بہتر اور افضل ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۳، ابوداؤد و نسائی)

خاص ڈیزائن اور فیشن کے ساتھ مہندی لگائی جائے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں درست ہے، تاہم اس میں زیادہ وقت ضائع کرنا مناسب نہیں۔

### لبے ناخن رکھنا اور تراشنے کا حکم

ناخنوں کو خوبصورت بنانے کے لئے اس میں تراش و خراش کا عمل جائز ہے؛ لیکن بہت سی عورتوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ وہ لبے لبے ناخن رکھتی ہیں اور ان کو نہیں کٹواتیں جب کہ مسنون عمل یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک دفعہ ناخن کٹوائے جائیں، اور اگر اس سے تاخیر ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک کی تاخیر کی گنجائش ہے اس سے زیادہ تاخیر کرنا اور لبے لبے ناخن رکھنا جائز نہیں گناہ ہے لہذا خواتین کو اس سے بچنا چاہئے۔ (مسلم شریف ج: ۱۹: ۱۲۹)

### ناخن کاٹنے کا طریقہ

ناخن کاٹنا بذات خود سنت ہے اور اس میں کوئی مخصوص طریقہ مسنون نہیں ہے اور جس طرح بھی کاٹے جائیں گے سنت ادا ہو جائے گی، تاہم بعض فقہاء نے فرمایا کہ اس میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے شروع کرے اور اسی ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے، اور دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

نیز جمعہ کے دن جمعہ سے پہلے ناخن کاٹنا افضل ہے نیز رات کو بھی ناخن کاٹنا جائز ہے، اور ناخن کاٹنے کے بعد اسے بیت الخلاء اور غسل خانہ کے علاوہ دوسری جگہ پھینکنا جائز ہے، البتہ دفن کر دینا بہتر ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۵، مسکوٰۃ ج: ۲ ص: ۳)



## نیل پالش کے استعمال کا حکم

نیل پالش کا استعمال یا اس جیسی وہ چیزیں جن کے استعمال سے ایسی تہہ جم جاتی ہو کہ اس کے ہوتے ہوئے جلد (کھال) تک پانی نہیں پہنچتا تو انہیں پاکی وضو اور فرض غسل کی ضرورت کے وقت لگانا جائز نہیں، کیونکہ اسکے ہوتے ہوئے وضو اور فرض غسل نہیں ہوتا، اور جب وضو اور فرض غسل نہیں ہوگا تو عورت پاک نہیں ہوگی اس لئے اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔

البتہ اگر ان چیزوں کے استعمال سے ایسی تہہ نہ جمتی ہو کہ اس کے ہوتے ہوئے پانی جسم تک پہنچنے میں خلل واقع ہو، یا ایسی تہہ تو جمتی ہو مگر وضو اور فرض غسل سے پہلے انہیں اچھی طرح صاف کر کے وضو اور فرض غسل کر لیں تو پھر عورت کے لئے اس کا لگانا جائز ہے، لیکن خواتین کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسی فضول چیزوں کی عادت نہ ڈالیں جن سے آگے چل کر نماز وغیرہ میں خلل پیدا ہونے اور معاشرت میں کافروں اور فاسقوں کی مشابہت پیدا ہونے کا امکان ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۱، ص ۲۰)

## عورت کا مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی لگانا

عورتوں کو اسلام میں زیب و زینت کی اجازت ضرور ہے مگر مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی لگانا غیر مسلم عورتوں کا شعار (مخصوص طریقہ) ہے اس لیے اس سے بچنا لازم ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۷۵)

## عورتوں کا پیشانی پر چمکی لگانا

چمکی لگانے سے زیب و زینت مقصود ہوتا ہے لیکن چون کہ اب پیشانی

میں سندور یا چمکی لگانا ہندو عورتوں کا شعار بن گیا ہے اور وہ اسے اپنی سہاگ کی علامت گردانتی ہیں اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ انہیں میں سے ہو جائے گا)۔

## حسن کے لیے اعضاء کی سرجری (Surjery) کروانا

اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جسم اللہ کی امانت اور اس کا پیکر اللہ کی تخلیق کا مظہر ہے جس میں کسی شرعی اور فطری ضرورت کے بغیر کوئی خود ساختہ تبدیلی درست نہیں اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی طور پر بال لگانے، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فصل پیدا کرنے وغیرہ کو ناجائز اور قابل لعنت اور اللہ کی خلقت میں تغیر قرار دیا ہے اس لیے ظاہر ہے کہ محض زینت اور فیشن کی غرض سے اس قسم کا کوئی آپریشن اور جسم میں کوئی تغیر قطعاً درست نہیں ہے جیسا کہ آج کل، ناک، پستان، وغیرہ کے سلسلے میں کیا جاتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں کئی روایات ہیں مثلاً:

”لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ“

اللہ کی لعنت ہو گوندنے والے پر، اور گوندوانے والی، اور بالوں کو اکھاڑنے والیوں پر، ہاں البتہ اگر عام فطرت کے خلاف کوئی عضو زیادہ ہو گیا ہو مثلاً پانچ کی بجائے چھ انگلیاں ہو گئیں ہوں تو آپریشن کے ذریعہ ان کو علاحدہ کیا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۱، ص ۲۷۵)



## (Duplirate) مصنوعی بالوں کا استعمال

ہمارے زمانے میں خواتین میں بالوں کے جوڑوں کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے یہ ناجائز اور صحیح نہیں، چنانچہ بخاری کی روایت میں ہے:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهَ وَالْوَاثِلَةَ وَالْمُسْتَوِصَةَ“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت کی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ آخری دفعہ مدینہ تشریف لائے اور خطاب فرمایا اور اسی درمیان بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں یہودیوں کے سوا کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتا حضور ﷺ نے اس کو یعنی بال جوڑنے کے فیشن کو فریب قرار دیا یہاں تک کہ بعض ایسی نوجوان لڑکیوں کے لیے اس کی اجازت چاہی گئی جن کی شادی ہوئی تھی اور بیماری کی وجہ سے ان کے سر کے بال گر گئے تھے لیکن حضور ﷺ نے پھر بھی سختی سے منع فرمایا: ہاں اگر دوہاگوں اور کپڑوں کا استعمال اس کے لیے کیا جائے۔ جیسے، ربن، چوٹی وغیرہ اس کی اجازت ہے۔

## خضابی کنگھی کا استعمال

حضور ﷺ نے بالوں کے لیے خضاب کے استعمال کو پسند فرمایا ہے بالخصوص اس لیے بھی کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تھے، لیکن سیاہ (کالے) خضاب کا استعمال ناپسند فرمایا ہے فتح مکہ کے موقع سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے والد حضرت ابوقحافہ لائے گئے جن کی داڑھی اور سر کے

بال بالکل سفید ہو گئے تھے، آپ ﷺ نے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ کسی خضاب سے ان کا رنگ بدلا جائے، البتہ سیاہ خضاب کے استعمال سے پرہیز کیا جائے، ”إِجْتَنِبُوا السَّوَادَ“ ایک حدیث میں ارشاد ہے، کہ سیاہ خضاب لگانے والے جنت کی بو سے بھی محروم ہوں گے۔

(ابوداؤد عن ابن عباس: ۵۷۸۳ باب ما جاء في خضاب السواد)

مہندی اور زرد رنگ کے خضاب کو آپ ﷺ نے پسند فرمایا۔

(ابوداؤد عن ابن عباس: ۵۷۸۳ باب ما جاء في خضاب الصفر)

اس لیے فقہاء احناف نے سیاہ خضاب کے استعمال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

”وَيُكْرَهُ الْخِضَابُ بِالسَّوَادِ“ (المغنی: ۶۷/۱)

سیاہ خضاب کے مذموم ہونے پر تمام ہی فقہاء متفق ہیں: اتفقوا على ذم

خضاب الراس او اللحية بالسواد (شرح مہذب: ۲۹۳/۱)

البتہ صرف مجاہدین کے لیے اس کی اجازت دی گئی ہے تاکہ دشمنوں پر رعب رہے، بعض اور حضرات نے نو عمر بیوی کی رعایت کرتے ہوئے بھی اس کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے ان میں امام ابو یوسف بھی شامل ہے

(الفتاویٰ الہندیہ: ۳۵۹/۵)

اسحاق بن راہویہؒ نے بیوی کو اجازت دی ہے کہ وہ شوہر کے لیے آرائش کے

طور پر خضاب لگا سکتی ہے۔ ”رَخَّصَ فِيهِ إِسْحَاقُ لِلْمَرْأَةِ تَتَزِينُ بِهِ لِرَوْجِهَا“

(المغنی: ۶۷/۱)

جو حکم سیاہ خضاب کا ہے وہی سیاہی خضابی کنگھی کا ہے جو اس زمانہ ایجاد ہوئی

ہے۔ جس طرح دوسرے رنگ کے خضابوں کا استعمال درست ہے اسی طرح اس

رنگ کی خضابی کنگھی کا استعمال بھی درست ہے۔

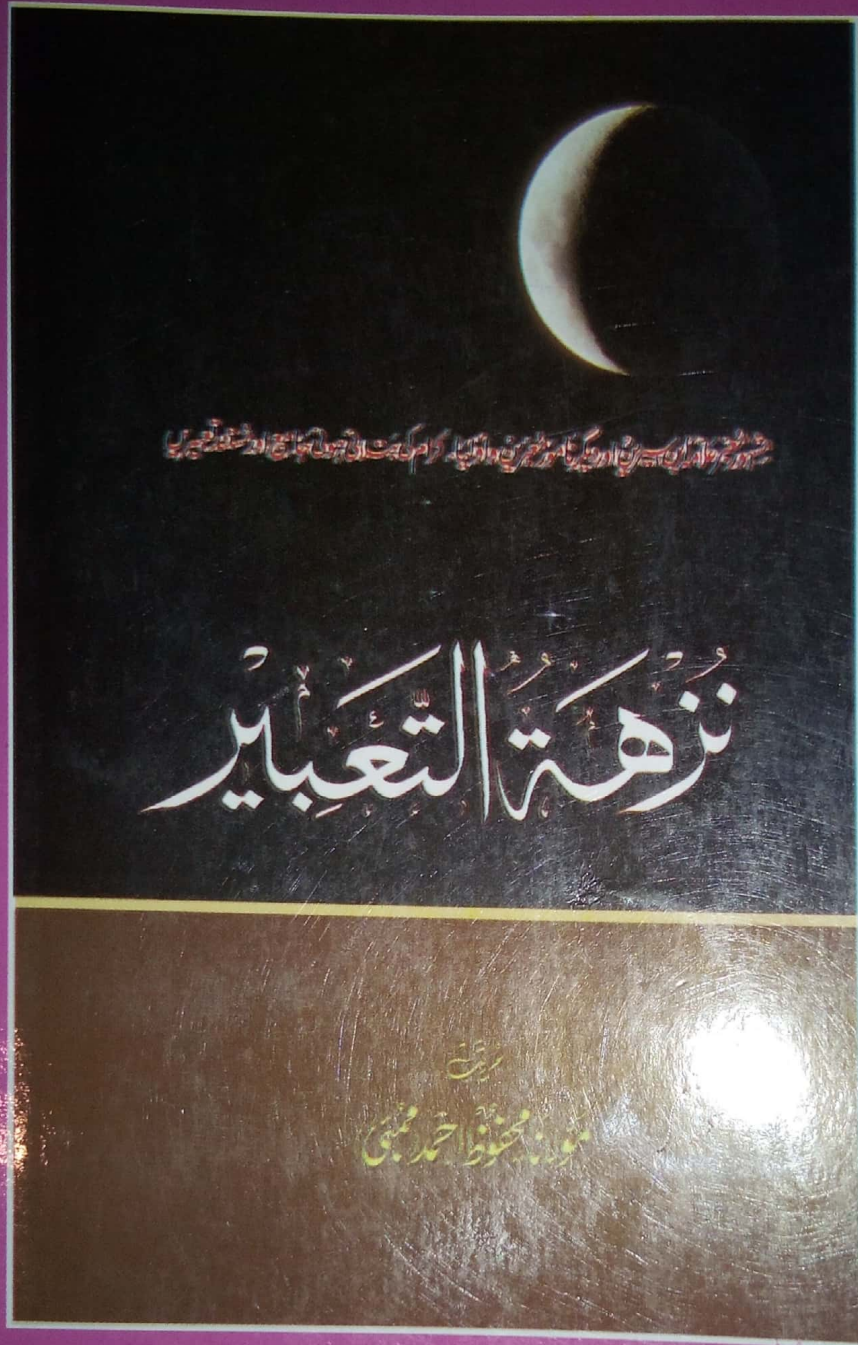
## تمت بالخیر

یہ چند اہم اور ضروری شرعی مسائل قدرے تفصیل اور وضاحت کے ساتھ، اس امید سے لکھ دئے گئے ہیں کہ ہماری معزز مائیں اور پیاری بہنیں ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ان کی دنیا و آخرت سنور جائے گی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام مسلمان خواتین کو اس کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

## اعلان

مؤلف کی اگلی کتاب خواب کی تعبیر پر مشتمل ایک بے نظیر و جامع ترین کتاب بنام ”نزهة التعبير“ جلد ہی طبع ہو کر منظر عام پر آ رہی ہے جس میں تعبیر کے امام علامہ ابن سیرین اور دیگر نامہ ر معبرین مثلاً حضرت ابراہیم کرمائی، اسماعیل اشعث و دیگر تابعین و اولیاء کرام کی بتلائی ہوئی تعبیروں کو آسان و سہل اردو زبان میں جمع کیا گیا ہے۔





وَسَيَمُكُّ بِكَ يَوْمَ يَوْمِنَا